بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

3311

سورۃ الماعون ۱۰۷

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝١ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝٢
وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝٤ الَّذِينَ هُمْ
عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝٥ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝٦ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝٧

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ ماعون مکیہ ہے اس میں سات آیات ہیں

تو نے اس کو بھی دیکھا جو جزاء کا انکار کرتا ہے ○۱ یہی وہ تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ○۲
اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دلاتا ○۳ پھر خرابی ہے ان نمازیوں کا ○۴ جو اپنی نماز
سے بے خبر ہیں ○۵ وہ جو ریاکاری کرتے ہیں ○۶ اور برتنے کی چیزیں نہیں دیتے ○۷

(پارہ ۳۰/سورہ ماعون ۱۰۷/ آیات ۷ ✱ ت: ح)

۱۔ استفہام اظہار تعجب کے لئے ہے۔ "ارأیت" سے آنکھوں سے دیکھنا بھی مراد ہو سکتا ہے اور کسی کو جاننے پہچاننے کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے ✱ "الدین" کے دونوں معنی مراد لئے جا سکتے ہیں۔ الدین سے مراد دین اسلام ہو یعنی کیا تم اس احمق کے حالات کو جانتے ہو جو اس دین حق کی تکذیب کرتا ہے اور اگر دین سے مراد روز جزا ہو تو پھر معنی ہوگا کہ جو یا داں روز جزا پر ایمان نہیں رکھتا کیا تم نے اس کی اخلاقی پستی کا اندازہ لگایا ہے۔

۲۔ اور اگر نہیں جانتے ہو تو اب جان لو کہ اس کی اخلاقی پستی کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی یتیم اس کے ہاں رحمت و شفقت کا خواستگار ہو کر آتا ہے تو اس کو اس کی خستہ حالی پر ذرا ترس نہیں آتا۔ اس کی بے بسی کو دیکھ کر اس کا دل نہیں پسیجتا بلکہ جھڑکتا اور حقارت آمیز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتا ہے اور دھکے دے کر اس کو اپنے ہاں سے نکال دیتا ہے اس کا دوسرا معنی ہے کسی کو کسی کے حق سے محروم کر دینا ✱ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ انہیں اس سنگدل معاشرہ کی طرف سے کسی ردعمل کا اندیشہ نہیں۔ دوسری وجہ یہ کہ انہیں قیامت پر یقین نہیں

۳۔ وہ خود تو اپنے یتیموں کی کچھ امداد نہ کر سکے گنجائش نہ تھی یا بخل نے ہاتھ پکڑ لیا۔ لیکن دوسرے لوگوں کو تو

ان مفلوک الحال لوگوں کی قدر ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے کی ترغیب دے سکتے تھے مگر وہ بدنصیب اس سے بھی قاصر ہے
"کو غریب کو کھانا کھلانے" بعض علماء نے طعام سے مراد غذا ہی لی ہے۔ اگرچہ وہ غذا اس شخص کی ملکیت
ہے جس نے اسے کمایا ہے اور وہ اپنے ہاتھوں سے غریبوں کو دے رہا ہے لیکن یہاں اس کی اضافت المسکین کی
طرف کرکے یہ بتا دیا کہ یہ غذا اس مسکین کا حق ہے گویا یہ دینے والے کی ملکیت نہیں بلکہ لینے والا اس کا مالک ہے
دینے والا دے کر کوئی احسان نہیں کر رہا بلکہ اسی کی چیز اسی کو دے رہا ہے۔ (علامہ آلوسی)

۴ "پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لئے"

۵ "جو اپنی نماز سے غافل ہیں" یعنی ان کی ادائیگی سے۔ منافقین نے بظاہر تو اپنے آپ کو مسلمانوں کے
زمرے میں شامل کر رکھا ہے لیکن ان کے دلوں میں قیامت پر ایمان نہیں اس لئے نماز کے بارے میں بڑی غفلت
کا مظاہرہ کرتے ہیں * نماز کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔ نماز ادا ہو گئی تو ہو گئی۔ نہ ہوئی تو انہیں ذرا دکھ نہیں
۶۔ نماز کے معاملہ میں وہ غافل ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ریاکار بھی ہیں کوئی کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے
نہیں کرتے خلوص نیت سے محروم ہیں۔ جو نیکی کرتے ہیں اس خیال سے کرتے ہیں کہ لوگ انہیں نیک کہیں۔
۷۔ یہ خصلتیں ان لوگوں کی ہیں جو دین کو نہیں مانتے جن کے دلوں میں نفاق کی غلاظت ہے (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۝ یَدُعُّ : وہ دھکے دیتا ہے ۝ الیتیم : وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو ۝ یَحُضُّ :
وہ ترغیب نہیں دیتا ۝ مُصَلِّین : نماز پڑھنے والے ۝ سَاهُوْنَ : بے خبر، بھولنے والے ۝ یُرَاءُوْنَ : وہ
ریاکاری کرتے ہیں ۝ یَمْنَعُوْنَ : روک رکھتے ہیں، نہیں دیتے ۝ مَاعُوْنَ : بھلائی، بارش، گھر کا
سامان، حسن سلوک، فرمانبرداری، زکوٰۃ ۝ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۝ مساکین اموال میں شریک ہیں اور ان کا ان میں حق ہے ۝ ترک رغبت اور ترک
فعل تکذیب کی علامات سے ہے ۝ وسوسہ شیطان سے ہوتا ہے ۝ نماز معراج المومنین ہے ۝
حدیث شریف : فرائض الٰہی کو چھپانا نہیں چاہیئے ۝ پانی، آگ، نمک روکنا نہیں چاہیئے ۝